مَسَائِلٌ مُّتَفَرِقَةٌ

متفرق مسائل

رسول اللeنے ساری حیات طیب میں چار عمر اور ایک حج ادا فرمایا

◆عَنْ قَتَادَةَ ص اَنّ اَنْسًا ص اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰ ا اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّہُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلاَّ الَّتِىْ مَعَ حَجَّتِہٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحَدَيْبِيَةِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِىْ ذِىْ الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِىْ الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِىْ الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِہٖ ◆رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت قتادtحضرت انس t سے روایت کرتے یں کہ انہوں نے بتایا کہ رسول اللeنے چار عمر ادا کئے حدیبیہ میں ادا کئے یں ایک عمر حدیبی سے یا (صلح) حدیبی کے موقع پر ذوالقعد میں دوسرا اگلے سال ذوالقعد میں تیسرا ‘ ذوالقعد میں غزو حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی اور چوتھا و عمر جو آپeجعران سے جاں پر نبی اکرم eنے (ذوالحج میں) اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نفلی حج انسان جتنی مرتب چاہے ادا کرسکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ ص سَاَلَ النَّبِىَّ ا فَقَالَ يَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ا أَلْحَجُّ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةٍ ؟قَالَ ((بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنِ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ)) رَوَاہُ ابْنِ مَاجَةَ (صحيح)

حضرت عبدالل بن عباسwسے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس t نے نبی اکرم e سے عرض کیا ”یا رسول الل (e)! آپ eکیا حج ہر سال فرض ہے یا ایک ہی بار ہے؟“ آپ نے فرمایا ”ایک ہی بار فرض ہے البت جو طاقت رکھے و نفل حج ادا کرے“ اسے ابن ماج نے روایت کیا ہے۔

حج اور عمر کا ثواب خرچ اور تکلیف کے مطابق ملتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰہُ عَنْہَا فِىْ رَوَايَةٍ اَنَّ النَّبِىَّ ا قَالَ لَہَا فِىْ الْعُمْرَةِ وَلٰكِنَّہَا عَلٰى قَدْرِ نَفْقَتِکَ اَوْ نَصَبِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِىُّ

حضرت عائشrسے روایت ہے کہ ایک موقع پر نبی اکرمeنے ان (حضرت عائش r) سے عمر کے (ثواب کے) بار میں فرمایا کہ اس کا ثواب خرچ یا مشقت کے مطابق ملتا ہے“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حج یا عمر میں زیاد اجروثواب حاصل کرنے کی نیت سے اپنے آپ کو جان بوجھ کر مشقت میں ڈالنا جائز نہیں

عَنْ اَنَسٍ ص قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ ا بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَّادَى بَيْنَ ابْنَيْہِ فَقَالَ ل((مَا بَالُ ہٰذَا؟)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِىَ قَالَ ((اَنْ يَرْكَبَ ◆اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَغَنِىٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ ہٰذَا نَفْسُہٗ)) فَاَمَرَہٗ ◆قَالَ رَوَاہُ التِّرْمِذِىُّ (صحيح)

حضرت انسtسے روایت ہے کہ رسول اکرم e کا گزر ایک ایسے بوڑھے شخص پر ہوا جو اپنے دو بیٹوں کے سہار چل رہا تھا آپ eنے دریافت فرمایا ”کیا حال ہے اس کا؟“ لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللe ! اس نے (بیت الل شریف تک) پیدل چل کر پہنچنے کی منت مانی ہے“ تو آپ eنے ارشاد فرمایا

”اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے“ راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم e نے اسے حکم دیا ”کہ سوار ہو جائے“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حطیم (کعبہ شریف کا غیر مسقف حصہ) میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّیْ فِيْہِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا بِيَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ فَقَالَ ((اِذَا اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَصَلِّیْ ہٰہُنَا فَاِنَّمَا ہُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حَيْثُ بَنَوْہُ رَوَاہُ النِّسَائِیُّ (صحیح)

حضرت عائشہ r فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی، رسول اللہ e میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں لے گئے اور فرمایا ”جب تم بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو یہاں (حطیم میں) کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (اسی غیر مسقف حالت میں) تھوڑا سا تعمیر کر دیا تھا“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

بیت اللہ شریف کے اندر جانے کی سعادت نصیب ہو تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے مقابل کی دیوار کی طرف منہ کر کے ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے اس کے بعد بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی تکبیر، توحید اور تحمید کے کلمات نیز توبہ استغفار اور دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُہٗ وَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَہَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا خَارِجًا فَسَاَلْتُ بِلاَلاً اَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ا فِیْ الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَوَاہُ النِّسَائِیُّ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر w کہتے ہیں کہ رسول اللہ e کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور نکلنے ہی والے تھے کہ مجھے کوئی چیز یاد آگئی اور میں وہاں سے چلا گیا اور جلدی جلدی واپس آگیا، لیکن اتنے میں رسول اللہ e کو کعبہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا۔ میں نے حضرت بلال t سے دریافت کیا ”کیا رسول اللہ e نے کعبہ شریف میں نماز پڑھی ہے؟“ حضرت بلال t نے جواب دیا ”ہاں! دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز ادا فرمائی ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ص اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی اَرْكَانِ الْبَيْتِ يَسْتَقْبِلُ كُلَّ رُكْنٍ مِّنْہَا بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّہْلِيْلِ وَالتَّحْمِيْدِ وَسَاَلَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ رَوَاہُ اِبْنِ خُزَيْمَةَ (صحیح)

حضرت اسامہ بن زید t سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ e کے ساتھ (کعبہ شریف میں) داخل ہوئے۔ پھر نبی اکرم e (نماز کے بعد) حدیث بیان کی اور کہا کہ کعبہ شریف کے کونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ہر کونے کے سامنے کھڑے ہو کے تکبیر، توحید اور تحمید کے کلمات ارشاد فرمائے۔ اللہ سے دعاء اور استغفار کی۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں جنت کے پتھر ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا ((اَلرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰہُ نُوْرَہُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَہُمَا لاَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ ابْنِ خُزَيْمَةَ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر w کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا ”حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کر دی ہے۔ اگر اللہ

تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتے“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

حجر اسود جنت سے اتارا گیا پتھر ہے‘ جو دودھ کی طرح سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَّہُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِی آدَمَ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس w کہتے ہیں رسول اللہe نے فرمایا ”حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حجر اسود کو چومنا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرنا شرک نہیں بلکہ سنت رسول e کی اتباع اور پیروی کرنا ہے۔

عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمْرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ث قَالَ لِلرُّکْنِ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ وَلَوْلاَ اِنِّی رَاَیْتُ النَّبِیَّ ا اسْتَلَمَکَ مَا اسْتَلَمْتُکَ فَاسْتَلَمَہُ ثُمَّ قَالَ مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ ؟ اِنَّمَا کُنَّا رَاَیْنَا الْمُشْرِکِیْنَ وَقَدْ اَہْلَکَہُمُ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَہُ النَّبِیَّ ا فَلاَ نُحِبُّ اَنْ نَتْرُکَہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت زید اپنے باپ حضرت اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب t نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا ”اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ e کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔“ یہ کہہ کر حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر فرمانے لگے ”اب ہمیں (طواف کے پہلے تین چکروں میں) رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے رمل تو مشرکوں کو دکھانے کے لئے کیا تھا اور اب اللہ نے انہیں تباہ کر دیا ہے پھر خود ہی فرمایا ”کوئی چیز جسے رسول اللہ e نے کیا ہو اسے چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حج یا عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ سے آب زمزم کا تحفہ ساتھ لے جانا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا کَانَ یَحْمِلُہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت عائشہ r زمزم کا پانی (مکہ سے مدینہ) لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں رسول اللہ e بھی لے جایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دوران حج تجارت یا مزدوری کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ التَّیْمِیِّ قَالَ :کُنْتُ رَجُلاً اُکْرِیْ فِیْ ہٰذَا الْوَجْہِ وَکَانَ نَاسٌ یَقُوْلُوْنَ لِیْ اِنَّہٗ لَیْسَ لَکَ حَجٌّ فَلَقِیْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ رَجُلٌ اُکْرِیْ فِیْ ہٰذَا الْوَجْہِ وَاِنَّ نَاسًا یَقُوْلُوْنَ لِیْ اِنَّہٗ لَیْسَ لَکَ حَجٌّ ؟فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلَیْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّیْ وَتَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَتَفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِی الْجِمَارَ ؟ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ لَکَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ا فَسَاَلَہٗ عَنْ مِثْلِ مَا سَاَلْتَنِیْ عَنْہُ فَسَکَتَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا فَلَمْ یُجِبْہُ حَتّٰی نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَةُ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِکُمْ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا وَقَرَاَ عَلَیْہِ الْاٰیَةَ وَقَالَ ((لَکَ حَجٌّ)) رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ (صحیح)

حضرت ابو امامہ تیمی کہتے ہیں میں موسم حج میں حجاج کی باربرداری کا کام کرتا تھا کچھ لوگ کہتے تھے تمہارا حج نہیں ہوا‘ چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر w سے ملا اور عرض کیا ”اے ابو عبدالرحمان! میں حجاج کی باربرداری کا کام کرتا ہوں اور کچھ لوگ کہتے ہیں تمہارا حج نہیں ہوا؟“

حضرت عبداللہ بن عمر w نے فرمایا "کیا تم نے احرام نہیں باندھا؟ کیا تم نے تلبیہ نہیں کہا؟ کیا تم نے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا؟ کیا تم عرفات سے ہو کر نہیں آئے کیا تم نے رمی جمار نہیں کی؟" میں نے عرض کیا "کیوں نہیں(سب کچھ کیا ہے)" حضرت عبداللہ بن عمر w نے فرمایا "تو پھر تمہارا حج ہو گیا ہے۔ (سنو) ایک آدمی نبی اکرم e کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ e سے یہی مسئلہ پوچھا' جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ اس پر رسول e خاموش رہے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّکُمْ﴾ (سورہ بقرہ،آیت نمبر197) تب رسول اللہ e نے اس آدمی کی طرف پیغام بھیجا اس کے سامنے یہ آیت پڑھی اور فرمایا" تیرا حج ہو گیا۔" اسے ابو داؤ نے روایت کیا ہے۔

قبولیت حج کے لئے رزق حلال شرط ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ص قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا :اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا بِنَفَقَۃٍ طَیِّبَۃٍ وَوَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ نَادَاہُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ زَادُکَ حَلاَلٌ وَرَاحِلَتُکَ حَلاَلٌ وَحَجُّکَ مَبْرُوْرٌ غَیْرُ مَازُوْرٍ وَاِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ بِالنَّفَقَۃِ الْخَبِیْثَۃِ فَوَضَعَ رِجْلَہٗ فِیْ الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ نَادَاہُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ لاَ سَعْدَیْکَ زَادُکَ حَرَامٌ وَنَفْقَتُکَ حَرَامٌ وَّحَجُّکَ مَازُوْرٌ وَ غَیْرُ مَاجُوْرٍ ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ

حضرت ابو ہریرہ t کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا "جب آدمی حج کے لئے رزق حلال لے کر نکلتا ہے اور رکا ب میں اپنا پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی نداء کرتا ہے تیرا لبیک قبول ہو اور رحمت الٰہی تجھ پر نازل ہو' تیرا سفر خرچ حلال اورتیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول، گناہوں سے پاک ہے اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے اوررکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے نداء کرنے والا نداء کرتا ہے تیری لبیک قبول نہیں نہ تجھ پر رحمت ہو' تیرا سفر خرچ حرام' تیری کمائی حرام اور تیرا حج گناہوں سے آلودہ اور بے اجر ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

سفر حج پر نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت نفل ادا کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سفر حج پر روانگی سے قبل بزرگوں اور ولیوں سے اجازت لینا سنت سے ثابت نہیں۔

سفر حج پر روانگی سے قبل بزرگوں اور ولیوں کی قبروں کی زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

گھر سے نکلتے ہوئے درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ص اَنَّ النَّبِیَّ ا قَالَ :اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ قَالَ یُقَالُ حِیْنَئِذٍ ہُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَ وُقِیْتَ فَتَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیَاطِیْنُ فَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ آخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ ہُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
(صحیح)

حضرت انس t کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا "جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے "اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں' نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدہ کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے) اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے (سارے کاموں میں) تیری رہنمائی کی گئی ، تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے قابو پاسکتے ہو جس کی راہنمائی کی گئی کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

سواری پر سوار ہونے کے بعد آغاز سفر میں اور سفر سے واپسی پر درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلِ اللّٰ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی بَعِیْرَۃِ خَارِجًا اِلَی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ہٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ سَفَرِنَا ہٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰہُمَّ ہَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ہٰذَا وَاَطْوِعَنَّا بَعْدَہٗ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِیْ السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِیْ الْاَہْلِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَابَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِیْ الْمَالِ وَالْاَہْلِ وَاَذَا رَجَعَ قَالَہُنَّ وَزَادَ فِیْہِنَّ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب اپنے اونٹ پر سفر پر جانے کے لئے سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھتے ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹنا ہے اے اللہ! اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی‘ تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو یا اللہ ہمارے لئے ہمارا سفر آسان فرما دے اور اس کی لمبائی کم کردے یا اللہ سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا ہے یا اللہ میں سفر کی مشقت (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر اور اہل و عیال میں بری حالت کے ساتھ واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں“ جب رسول اللہ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے ”ہم واپس آنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اہل قافلہ کو دوران سفر امیر مقرر کرکے سفر کرنا چاہئے۔

قَالَ عُمَرُ ص اِذَ اکَانَ نَفَرٌ ثَلَاثٌ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدُہُمْ ذَاکَ اَمِیْرٌ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰ ا رَوَاہُ ابْنِ خُزَیْمَۃَ (صحیح)

حضرت عمر فرماتے ہیں جب تین آدمی (سفر میں) ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں امیر بنانے کا حکم رسول اکرم نے دیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

دوران سفر بلندی پر چڑھتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور بلندی سے نیچے اترتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا مسنون ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰ رَضِیَ اللّٰ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت جابر فرماتے ہیں (دوران سفرمیں) جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور جب بلندی سے نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

حج ادا کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس جانا اجر عظیم کا باعث ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰ ا قَالَ :اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمْ حَجَّہٗ فَلْیُعَجِّلِ الرَّحْلَۃَ اِلٰی اَہْلِہٖ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِہٖ رَوَاہُ دَارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ (صحیح)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کرلے تو اسے اپنے اہل و عیال میں (واپس) آنے کے لئے جلدی کرنا چاہئے، یہ اس کے لئے اجر عظیم کا باعث ہے۔“ اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

سفر حج کے دوران جہاں کہیں قافلہ ٹھہرے وہاں دو رکعت نفل کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

ثواب کی نیت سے غار حرا یا غار ثور کا سفر کرنا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مسجد عائشہ میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

حصول برکت کے لئے آب زمزم میں کپڑے یا کفن بھگونا سنت سے ثابت نہیں۔

میزاب کے نیچیاَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّکَ یَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّکَ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

کعبہ شریف کی چھت پر حطیم شریف کی سمت بارش کا پانی نیچے گرانے کے لئے جو وضاحت :
پرنالہ لگایا گیا ہے، اسے میزاب کہتے ہیں۔

مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کی مٹی کو خاک شفا سمجھنا‘ اسے کھانا اور اپنے ساتھ لانا سنت سے ثابت نہیں۔